صحافت کا آغاز وارتقاء

سوال: اُردو صحافت کا آغاز و ارتقاء کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں، تفصیل سے بیان کیجئے۔

جواب: 1400ء میں ملکہ الزبتھ اوّل اے انگلینڈ کے تاجروں کو مشرق میں تجارت کے اجازت نامہ دیئے تو بہت سارے انگریز تجارت کی غرض سے ہندوستان میں داخل ہوئے اور جوں جوں تجارت نے ترقی کی تو انگریزوں نے اپنے مال کی اشتہار بازی کا کام شروع کر دیا۔ اسی غرض کے سلسلے میں ستمبر 1768ء کو کونسل ہاؤس کے دروازے اور شہر کے دوسرے اہم مقامات پر اشتہار آویزاں کئے گئے تا کہ گاہکوں کی راہنمائی کی جا سکے مگر اس کی طرف کسی نے بھی توجہ نہ دی۔ تقریباً بارہ سال بعد اچانک 1780ء سے 1787ء تک ایک چھوڑ کئی اخبار منظر عام پر آ گئے۔ 29 جنوری 1780ء کو بنگال گزٹ شائع ہوا جو کہ برصغیر کا پہلا اخبار تھا۔ برصغیر میں اخبارات شروع میں بادشاہوں کو ملک کی صورتحال سے مطلع کرنے کے لئے لکھے جاتے تھے اور خبروں کی تصدیق کے لئے دو قسم کے اخبار نویس مقرر تھے۔ ایک اخبار نویس اور دوسرے خفیہ اخبار نویس تا کہ جھوٹ کا امکان نہ رہے۔ خبرنامے سلطنت کے کونے کونے سے دارالحکومت میں پہنچ جاتے اور ہر روز بآواز بلند سنائے جاتے۔ دوسرے علاقوں سے آئے ہوئے مختلف نمائندے ان خبروں کے نوٹ لے کر اپنے آقا کو بھیج دیتے اور اس طرح پوری سلطنت میں خبریں پہنچ جاتیں۔ عوام تک خبریں پہنچانے کے لئے مسجد کے منبر اور ڈھول سے کام لیا جاتا۔

طباعت کا کام برصغیر میں 1674ء میں شروع ہوا جب انگریزوں نے بمبئی کے مقام پر پہلا چھاپہ خانہ لگایا اور برصغیر کا پہلا مطبوعہ اخبار "ہکی گزٹ" تھا جو 1780ء میں جیمز آگسٹس ہکی نے کلکتہ سے جاری کیا۔ اس دور میں ولیم ڈوآن نے بھی آزادی صحافت کی جنگ لڑی۔ اٹھارہویں صدی میں بیس سال کے اندر اندر کلکتہ (کولکتہ)، بمبئی (ممبئی) اور مدراس (چنائی) سے درجنوں اخبار اور رسالے نکل آئے لیکن ان میں روزنامہ کوئی بھی نہیں تھا اور ان کی زبان بھی انگریزی تھی۔ اس زمانے میں کوئی صحافتی قانون موجود نہیں تھا۔ دیسی ریاستوں کی سیاسی خبریں سرکاری اخبار نویسوں کے حوالے سے دی جاتی تھیں۔ 1822ء میں کلکتہ سے پہلا اُردو اخبار "جام جہاں نما" منشی سدا سکھ کی ادارت میں شروع ہوا اور اسی سال اسی جگہ سے فارسی کا پہلا اخبار "مراۃ الاخبار" نکلا اس کے مدیر راجا رام موہن رائے تھے۔

اُردو صحافت کی اصل تاریخ 1836ء سے شروع ہوتی ہے جب مولانا محمد حسین آزاد کے

والد مولوی باقر حسین نے ''دہلی اُردو اخبار'' کے نام سے پرچہ نکالا۔ اسی زمانے میں صحافت کی ترقی شروع ہو گئی کیونکہ اُردو کو سرکاری زبان کی حیثیت مل گئی۔ لیتھو سے چھپائی کا سلسلہ شروع ہوا' اخبار سستا بکنا شروع ہو گیا۔ حکومت دفاتر کے لئے اخبار خرید لیتی۔ اس طرح معاشی استحکام بھی ملا۔ دہلی سے اس زمانے میں کئی اخبار نکلے' ان میں ''دہلی اُردو اخبار'' اور ''سید الاخبار'' قابل ذکر ہیں۔ لاہور سے اُردو کا پہلا اخبار ''کوہ نور'' منشی ہرسکھ رائے کی ادارت میں نکلا جو نصف صدی تک جاری رہا' یہ ہفت روزہ تھا۔ لاہور سے ''دریائے نور'' بھی نکلا۔ اُس کے علاوہ سیالکوٹ اور ملتان سے بھی کئی اخبار نکلے۔

برصغیر میں لکھی جانے والی سب سے پہلی کتاب 1557ء میں گوا کے مقام پر چھاپی گئی۔ یہ کتاب مسیحوں کی تبلیغی کتاب تھی جس کا نام ''اصول مسیحیت'' تھا۔ پرتگیزیوں نے 1550ء میں برصغیر میں صحافت کی بنیاد رکھی۔ برصغیر میں صحافت کا آغاز بہت بعد میں ہوا۔ برصغیر کے تعلقات اور رابطے دوسرے ممالک کے ساتھ نہیں تھے' یہی وجہ تھی کہ برصغیر کی عوام صحافت اور خبر نویسی سے ناآشنا تھی۔

برصغیر میں باقاعدہ صحافت کا آغاز قلمی اخبارات سے ہوا۔ مغلیہ دور میں یہ کام مخصوص لوگ سرانجام دیتے تھے۔ انہی اخبارات کے ذریعے حکمران لوگوں کے حالات سے واقف ہوتے اور ملکی احکامات جاری کرتے۔ وہ ان اخبارات کو پڑھ کر اس بات کا اندازہ لگاتے کہ کون سے لوگ ملک کے امن و امان کے لئے خطرہ ہیں۔ بددیانت اور ظالم لوگوں کو حکومت سے معزول کر دیا جاتا۔ سلاطین دہلی کے دور میں یہ طریقہ کار بہت مستحکم بنیادوں پر نافذ ہوا لیکن مغلوں نے صحیح معنوں میں اس کی پذیرائی کی۔ اس زمانے میں ذرائع آمدورفت موجود نہ تھے' پیغام رسانی کا زیادہ تر کام گھوڑوں یا پیدل کیا جاتا تھا لیکن ڈاک کو دارالحکومت تک پہنچانے کا خاطر خواہ انتظام موجود تھا۔ وہ پہلا حکمران تھا جس نے خبر نویسی کو بہت احسن طریقہ سے رائج کروانے کے خاطر خواہ انتظامات کئے۔

ابن بطوطہ جو اس دور میں ہندوستان آیا' نے اس وقت ڈاک کے متعلق جو خیالات بیان کئے وہ اس طرح تھے:

> ''اس دور میں ڈاک دو قسم کی ہے ایک گھوڑوں کے ذریعے اور دوسری پیادوں کی ڈاک جن کا طریقہ کار یہ ہے...... ڈاک پہنچانے والے لوگوں کی آبادی سے باہر چھوٹی چھوٹی کوٹھڑیاں بنی ہوتی تھیں۔ ہر کوٹھڑی میں پیغام رساں مکمل تیاری کے ساتھ بیٹھا ہوتا تھا۔ ان لوگوں کے پاس ایسی چھڑیاں ہوتی تھیں جن کے سرے پر گھنگھرو لگے ہوتے تھے۔ جب یہ لوگ شہر سے

ڈاک لے کر روانہ ہوتے تو ایک ہاتھ میں ڈاک اور دوسرے میں چھڑی پکڑی ہوتی۔ پیغام رساں اتنی تیزی کے ساتھ دوڑتا کہ چھڑی کی آواز دوسرے پیغام رساں تک پہنچ جاتی اور وہ اس آواز کو سنتے ہی تیار ہو جاتا اور خط کو اس کی اصل جگہ پہنچا دیتا۔ پیغام رسانی کا یہ کام گھوڑوں سے بھی زیادہ تیز تھا۔ اس ڈاک میں ڈاک پہنچانے والے کا مکمل حال اور پتہ لکھ دیا جاتا تھا تاکہ پہنچانے میں غلطی نہ ہو۔ ملتان سے دہلی تک کا فاصلہ پچاس روز میں طے ہوتا ہے لیکن میرے آنے کی خبر پانچ دن میں پہنچ گئی۔''

مغلوں کے دور میں اس طریقہ کار سے ملک کے دور دراز علاقوں کی خبریں حکومت تک پہنچ جاتی تھیں۔ دربار میں بادشاہ تمام بااثر لوگوں کو جمع کر کے یہ خبریں ان کو سنواتا اور احکامات جاری کرتا۔ دور دراز علاقوں کے سفیر اس دربار میں موجود ہوتے اس طرح خبریں دوسرے امراء سلطنت تک پہنچنے میں آسانی ہو جاتی۔

مغلیہ سلطنت نے زیادہ تر تاریخی عمارتوں اور باغات کو بنانے کی طرف توجہ دی۔ فطری طور پر یہ لوگ صحافت کو پسند نہیں کرتے تھے۔ مغل بادشاہ اکبر کے دور میں پادریوں نے اس سلسلے کو شروع کرنا چاہا لیکن اکبر کو ان کی یہ رائے پسند نہ آئی۔ بعد میں آنے والے حکمرانوں نے بھی صحافت کی اشاعت و طباعت کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

مغلیہ دور میں خطاطی کا فن اپنے عروج پر تھا۔ مغل بادشاہ خطاطی کے فن کو بہت پسند کرتے تھے۔ ان کی زیادہ تر تعداد پڑھی لکھی نہیں تھی، یہ لوگ پڑھنے کو زیادہ پسند نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ حکمرانوں نے اس کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظامات نہیں کیے۔ ان لوگوں نے طباعت و اشاعت کی بجائے فن خطاطی کی طرف خاص توجہ دی۔ یہی وجہ تھی کہ مغلیہ دور میں صحافت کو زیادہ فروغ نہ مل سکا۔

جب انگریز برصغیر میں تجارت کی غرض سے داخل ہوئے تو انہوں نے اپنی چوکیاں قائم کر کے آہستہ آہستہ ہندوستان پر قبضہ کر لیا جس کے نتیجے میں مغلیہ حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور کئی آزاد ریاستوں نے جنم لیا لیکن انگریزوں کے آگے ان حکومتوں کی نہ چل سکی مگر ان حالات میں صحافت سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں نے اپنے اخبار نکالنے شروع کر دیئے۔ یہ لوگ معاوضے پر اخبار فروخت کرتے تھے۔ ان اخبارات میں انگریزوں کے خلاف بہت سے مضامین اور خبریں شائع ہوتیں جس کی وجہ سے عوام کے دلوں میں انگریزوں کے خلاف شدید نفرت پیدا ہو گئی۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں ان اخبارات نے اہم کردار ادا کئے۔

ہندوستان میں اخبارات کی اشاعت

انگریزی زبان کے اخبارات:

مغلیہ دور کے خاتمے کے بعد انگریزوں نے جب اقتدار سنبھالا تو ایسٹ انڈیا کمپنی نے برصغیر میں چھاپہ خانے کھولنے شروع کر دیئے۔ سب سے پہلا چھاپہ خانہ 1674ء میں بمبئی (ممبئی) کے مقام پر بنایا۔ اس کے بعد اٹھارویں صدی کے آخر میں مدراس (چنائی) اور کلکتہ (کولکتہ) میں چھاپہ خانے قائم کئے۔ کچھ عرصہ بعد فارسی اور بنگالی زبان میں بھی چھپائی کا کام شروع ہو گیا۔ برصغیر کا پہلا اخبار کلکتہ سے 1780ء میں ''ہکی گزٹ'' کے نام سے شائع ہوا جس کو شائع کرنے والے شخص کا نام ''جیمز آ گسٹس ہکی'' تھا۔ ہکی نے اپنے اخبار میں بہت سے لوگوں کے خلاف قابل تنقید مضامین اور خبریں شائع کیں۔ یہی وجہ تھی کہ حکومت اس کو برداشت نہ کر سکی اور جون 1781ء میں اس کا اخبار ضبط کر کے بند کر دیا گیا۔

نومبر 1780ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی سرپرستی میں برصغیر پاک و ہند کا دوسرا اخبار ''انڈیا گزٹ'' کے نام سے شائع ہوا۔ 4 مارچ 1789ء کو برصغیر کا تیسرا انگریزی اخبار جو کہ ہفت روزہ تھا' شائع ہوا۔ مدراس کا پہلا اخبار ''کوایر'' کے نام سے 22 اکتوبر 1785ء کو مدراس سے شائع ہوا۔

دوسرا ہفت روزہ اخبار ''پرکارو'' تھا جو 1793ء میں شائع ہوا۔ مدراس کا تیسرا ہفت روزہ اخبار جنوری 1795ء میں شائع ہوا۔ 1795ء ہی میں مدراس کا چوتھا اخبار ''انڈیا ہیرالڈ'' کے نام سے شائع ہوا۔ بمبئی سے اخبار نویسی کی ابتداء 1789ء میں ہوئی اور اسی سال ''بمبئی ہیرالڈ'' کے نام سے اخبار شائع ہوا۔ 1790ء میں بمبئی شہر سے ''بمبئی کوایر'' شائع ہوا۔ اس کے بعد بمبئی سے ''بمبئی گزٹ'' اور ''بمبئی آبزرور'' بھی شائع ہوئے۔ 1785ء میں ''بنگال جرنل'' کے نام سے کلکتہ سے ایک ہفت روزہ شروع ہوا' اس کا بانی ''ولیم ڈوآن'' حکومت کو تنقید کا نشانہ بنانے والا پہلا صحافی تھا۔ اسی وجہ سے اس کا پہلا اخبار بند کر دیا گیا اور اسے ملک بدر کرنے کا حکم دیا گیا لیکن یہ اس سزا سے بچ گیا۔ اس نے ''انڈین والڈ'' نامی اخبار میں بھی حکومت پر کافی تنقید کی۔

اُردو زبان کے اخبارات:

اٹھارویں صدی تک ابتدائی دور میں بہت سے اخبارات مدراس' کلکتہ اور بمبئی سے شائع ہوئے۔ ان میں زیادہ تر اخبارات کی تعداد انگریزی زبان میں تھی۔ اردو میں شائع ہونے والا سب سے پہلا اخبار کولکتہ (کلکتہ) سے 1822ء میں ''جام جہاں نما'' کے نام سے شائع ہوا۔ یہ اخبار ''منشی سداسکھ'' نے شائع کیا۔ اسی سال میں فارسی زبان کا پہلا اخبار ''مراۃ الاخبار'' نکلا' اس کے

مدیر کا نام راجا رام موہن رائے تھا۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ اُردو صحافت کا آغاز ''جام جہاں نما'' سے ہوا مگر صحیح معنوں میں اُردو صحافت کی ابتداء 1836ء میں ہوئی جب مولوی باقر حسین نے ''دہلی اُردو اخبار'' کا پرچہ شائع کیا کیونکہ یہ دو انگریزوں کا تھا اس لئے کھل کر لکھا نہیں جا سکتا تھا۔ جب اردو کو سرکاری زبان کا مقام ملا تو صحافت کو فروغ حاصل ہوا۔ اس زمانے میں اردو اخباروں کی اشاعت بہت کم تھی لیکن اس دور میں ''کوہ نور'' ایک ایسا اخبار تھا جس کو ایک خاص مقام حاصل تھا لیکن اس اخبار کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کی پہنچ سے باہر تھا۔ اس اخبار میں بین الاقوامی خبریں بھی شائع ہوتی تھیں۔

سرسید کے بھائی سید محمد خان نے ایک ہفت روزہ ''سید الاخبار'' کے نام سے شائع کیا جس کے ایڈیٹر مولوی عبدالغفور تھے۔ دہلی سے ''صادق الاخبار'' کے نام سے ایک اخبار شائع ہوا۔ مولوی کریم دین نے ''کریم اخبار'' کے نام سے اخبار شائع کرنا شروع کیا۔ پنجاب سے شائع ہونے والا پہلا اردو اخبار 1847ء میں ''شملہ اخبار'' کے نام سے شائع ہوا' یہ ہفت روزہ تھا۔ 1850ء میں ''دریائے نور'' اشاعت پذیر ہوا' اس اخبار نے حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

سرسید احمد خان کا اخبار علمی اور ادبی لحاظ سے نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔ اس رسالے میں عوام کو تعلیمی ضرورتوں کی طرف راغب کیا گیا۔ انیسویں صدی کے آخر میں ''اخبار عام'' اور ''پیسہ اخبار'' نے شہرت حاصل کی۔ روزنامہ صحافت کو بیسویں صدی میں کافی ترقی ملی۔ مولانا ظفر علی خان نے ''زمیندار'' جاری کیا۔ ''اُردو معلّٰی'' مولانا حسرت موہانی نے جاری کیا۔ مولانا عبدالمجید سالک اور غلام رسول مہر کے ''انقلاب'' نے کافی ترقی کی۔ اسی طرح ''الہلال' کامریڈ'' اور ''ہمدرد'' نے برصغیر کے مسلمانوں کو سیاسی شعور بخشا اور انہیں آزادی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا تصور پیش کیا۔ اس طرح ان کے اندر اپنے حقوق کی خاطر لڑنے کا جذبہ پروان چڑھا' انہوں نے حصول آزادی کے لئے تگ و دو کرنی شروع کر دی۔

طباعت (چھاپہ) کی ابتداء

سوال: صحافت میں چھاپہ (طباعت) کی اہمیت وضرورت پر مضمون لکھئے۔

جواب: منجملہ اور اسباب کے چھاپے نے بھی اشاعت و ترقی زبان میں بڑی مدد دی اور قدیم حالت میں ایک بہت بڑا تغیر پیدا کر دیا۔ اٹھارویں صدی کے آخر میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں ایک چھاپہ خانہ کھل گیا تھا' اس چھاپہ خانہ کا نام ہندوستانی پریس تھا اور 1801ء یا 1802ء میں قائم